احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 27 جولائی 2001ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 27 جولائی 2001ء 5 جمادی الاول 1422 ہجری-27 وفا 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 168

قبرستان میں دعا

حضرت عائشہؓ نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ قبرستان میں جا کر کیا دعا کروں تو فرمایا:

کہو اس جگہ میں رہنے والے مومنوں اور مسلمانوں پر اللہ کی سلامتی ہو ہم میں سے جو پہلے جاچکے ہیں اور جو بعد میں جائیں گے سب پر اللہ اپنی رحمت نازل کرے ہم بھی انشاء اللہ جلد تم لوگوں سے آملیں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عند دخول القبور حدیث نمبر 1619)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ دو عالم ہیں جو یقینی الوجود ہیں۔ ایک تو یہی عالم جس میں ہم اب ہیں اور زندگی بسر کر رہے ہیں۔ دوسرا وہ عالم جس میں مرنے کے بعد ہم داخل ہوتے ہیں۔ چونکہ انسان کو اس کا وسیع علم نہیں ہوتا اس لئے اسے وہمی سمجھتا اور اس سے کراہت کرتا ہے۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ اس کی خبر نہیں۔ اور اس عالم میں چونکہ رہتا ہے اور اس کی خبر اور اطلاع ہے اس لئے اس سے محبت کرتا ہے اور اسی میں رہنا چاہتا ہے۔ اگر اس عالم پر پورا یقین ہو جاوے تو اس عالم سے چلے جانے کا کوئی غم اس کو نہ ہو اور ایسی صورت میں یہ عالم تو اسی قدر ہے کہ جیسے مسافر کسی جگہ کوچ کرنے کی تیاری کرے تو زادِ راہ کا بندوبست کر لیتا ہے۔ اسی قدر یہ عالم ہے کہ اس عالم کے سفر کے لئے زادِ راہ کا بندوبست کرے اور نہ اس سے زیادہ شریعت حکم دیتی ہے۔ اگر یہ عالم ہمیشہ کے لئے ہوتا تو آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جس قدر انبیاء و رسل اس دنیا میں گذرے ہیں ان کے ہمیشہ یہاں رہنے کی بہت بڑی ضرورت تھی اور اس کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ کون سمجھ سکتا ہے؟ مگر دیکھو اللہ تعالیٰ نے جب تک ان کے لئے اس عالم میں رہنا پسند کیا وہ یہاں رہے اور آخر اپنا کام کر کے اس دنیا سے رخصت ہوئے خواہ دوسروں کے نزدیک ان کی وہ رخصت قبل از وقت ہی سمجھی گئی ہو۔ اوروں کا ذکر چھوڑو کہ بنی اسرائیل میں بھیجے ہوئے رسولوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بڑے اولوالعزم رسول تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان سے بڑے بڑے وعدے فرمائے۔ منجملہ ان کے ارض مقدس میں داخل ہونے کا وعدہ تھا مگر اس ارض مقدس کے راستہ ہی میں ان کو موت آ گئی اور وہ اس وعدہ کی زمین میں داخل نہ ہو سکے۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان کے بعد یشوع بن نون کو برگزیدہ کیا اور وہ اس زمین میں داخل ہوا۔ غرض یہ ایک قسم کے اسرار ہوتے ہیں۔ جن کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 575)

فضل عمر ہسپتال میں ماہر امراض قلب کی آمد

☆ ماہر امراض قلب مکرم محترم بریگیڈئر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب 4 اگست 2001ء بروز ہفتہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔
ڈاکٹر صاحب کو دکھانے کے خواہشمند احباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے رابطہ کر کے اپنے ضروری ٹیسٹ لازماً پہلے کروالیں کیونکہ ان کے بغیر مکرم ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ محدود تعداد کے پیش نظر ٹیسٹ کروا کے قبل از وقت ڈاکٹر صاحب کے لئے REFER کروالیں تا بعد میں دقت کا سامنا نہ ہو۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

ڈینٹل سرجن کی آمد

☆ مکرم ڈاکٹر سلیم الدین صاحب اختر ڈینٹل سرجن مورخہ 29-7-2001 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال کے ڈینٹل آؤٹ ڈور میں مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورت منداحباب پرچی روم سے رابطہ کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

راولپنڈی کے سیلابی پانی میں بچے کو بچاتے ہوئے احمدی نوجوان نے جان قربان کردی

☆ 23 جولائی کو راولپنڈی اسلام آباد میں خوفناک بارش ہوئی جس نے بارش کی شدت کے سو سالہ ریکارڈ توڑ دیئے۔ اس سے قبل کم وقت میں اتنی زیادہ بارش کبھی نہیں ہوئی۔ اس شدید بارش سے راولپنڈی کے ندی نالوں میں پانی کا بہاؤ یکدم تیز ہو گیا۔ خاص طور پر نالہ لئی میں سیلابی پانی کی آمد کے بعد اس کی تیزی اور شدت میں کئی گنا کا اضافہ ہو گیا۔ اس طوفان میں راولپنڈی کے احمدی خادم مکرم سہیل اظہر صاحب نے خدمت خلق کے دوران جان قربان کر دی۔ موصوف بہترین تیراک تھے' ایک خاتون کے شور مچانے پر کہ اس کا بچہ ڈوب رہا ہے' اسے بچاؤ۔

باقی صفحہ 7 پر

ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل نشریات

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نشریات مورخہ 13 مارچ 2001ء سے ایشیا کے لئے ڈیجیٹل فارمیٹ (Digitalformat) پر شروع ہو چکی ہیں- موجودہ اینالاگ Analog سسٹم دسمبر 2001ء تک نئے سسٹم کے متوازی کام کرتا رہے گا-

اس لئے اب احباب کے پاس نئے سسٹم میں جانے کے لئے تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے- اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ جلد از جلد اپنے اینالاگ سسٹم کو ڈیجیٹل سسٹم سے تبدیل فرمالیں- اور اگر ممکن ہو سکے تو جلسہ جرمنی (24 تا 26 اگست 2001ء) سے پہلے پہلے یہ تبدیلی کرلیں تو بہتر ریسیپشن کے ساتھ Live جلسہ کا حظ اٹھا سکیں گے-

ڈیجیٹل فارمیٹ (Digitalformat) کی تفصیل حسب ذیل ہے-

MTA International (Digital)

Sattelite: Asia Sat-2 100.5Deg.East.

LNB : C Band

Transponder: 1-A

Down Link Frequency: 36.60 GHz/3660MHz

Local Frequency: 05150

Polarity : Vertical

Symbolrate: 27500

PID : Auto

FEC: 3/4

Dish Size: 2 Meters/6-Feet (Solid)

جو احباب نیا سسٹم لگوانا چاہتے ہیں وہ ڈیجیٹل سسٹم ہی خریدیں- اور جو احباب اینالاگ سسٹم استعمال کر رہے ہیں ان کو صرف ڈیجیٹل ریسیور ہی خریدنا پڑے گا- جبکہ ڈش اور C-Band LNB اینالاگ سسٹم والی ہی کام آجائے گی- ایم ٹی اے پاکستان کے تجربہ کے مطابق Echostar DSB-1100 سیٹلائٹ ریسیور کافی بہتر ہے- تاہم احباب اپنی سہولت اور توفیق کے مطابق مقامی مارکیٹ اور اپنے الیکٹرانکس ڈیلر سے مشورہ کرنے کے بعد ریسیور خریدیں- سیٹلائٹ ریسیور کو ٹیون (Tune) کرنا قدرے مشکل ہے لیکن اس بارے میں تمام معلومات ریسیور کے ساتھ ملنے والے مینوئل میں درج ہوتی ہیں- اگر اس کے باوجود بھی کوئی مسئلہ ہو تو جس ڈیلر سے ریسیور خریدا گیا ہے اس سے رابطہ کریں اگر پھر بھی کوئی مشکل پیش آئے تو ایم ٹی اے پاکستان کے دفتر سے رابطہ کریں یہ دفتر صبح 7-00 بجے سے رات 10-00 بجے تک کھلا رہتا ہے- ہمارے فون نمبر 04524-212281-212630 ہیں-

ایشیا سیٹ 2 پر ایم ٹی اے کی نشریات 6 فٹ Solid اور آٹھ فٹ جالی کی ڈش پر بالکل صاف نظر آتی ہیں- جن احباب نے اپنی ڈش کی LNB سے اپنے ہمسایوں یا دوستوں کو کنکشن دیئے ہوئے ہیں اگر وہ Band C LNB استعمال کر رہے ہیں جس پر Polarizer نہیں لگا ہوا تو وہ بدستور کنکشن دے سکتے ہیں جبکہ ڈیجیٹل یا F-LNB استعمال کرنے والے احباب ڈیجیٹل ریسیور سے ایسا کنکشن نہ دے سکیں گے-

اس بارے میں اگر مزید کوئی بات جاننا چاہتے ہوں تو براہ کرم بلا جھجک ایم ٹی اے پاکستان کے دفتر سے اوپر دیئے گئے فون نمبر پر رابطہ کریں-

(سید عبدالحئی ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

جزائر فجی کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات

رپورٹ: طارق احمد رشید صاحب مربی سلسلہ فجی

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ فجی کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات اعلیٰ روایات کے ساتھ مورخہ 15/14 اپریل کو ویسٹرن ریجن کے سینٹر ناندی بمقام بیت اقصیٰ میں منعقد کئے گئے-

اجتماع کی تیاری کے لئے متعدد وقار عمل کروائے جس میں بیت کی مرمت اور صفائی کا کام مکمل کروایا گیا-

اجتماع کے موقع پر بیت اقصیٰ ناندی کو مختلف الہامی بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا اور چراغاں بھی کیا گیا- جزائر فجی کے دو بڑے جزیرے ویسٹرن ریجن اور ونوالیو ریجن ہیں- چنانچہ 12 اپریل کو ہی ونوالیو ریجن سے احباب جماعت کی ایک سپیشل بس 15 گھنٹے کی مسافت کے بعد رات دس بجے پہنچی جس میں کم و بیش 55 احباب تھے-

اجتماع کے ایام میں نماز تہجد باجماعت اور درس قرآن و حدیث باقاعدہ ہوتا رہا-

اجتماع کی افتتاحی تقریر مکرم امیر صاحب نے کی جنہوں نے حضرت مصلح موعود کے ذیلی تنظیموں سے متعلق ارشادات کے حوالے سے سب کو اہم نصائح کیں اور افتتاحی دعا کروائی-

بعدہ علمی مقابلہ جات شروع ہوئے جس میں حفظ قرآن، تلاوت، نظم، تقریر اور سوال و جواب کے مقابلہ جات ہوئے- شام کو حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ سنایا گیا-

دوسرے روز ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلے ہوئے اور نماز ظہر و عصر کے بعد اختتامی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی- نظم و عہد کے بعد محترم امیر صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے- مکرم امیر صاحب نے تنظیموں کے صدران اور عہدیداران کی اچھی کارکردگی کو سراہا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ فجی کی تاریخ کا یہ پہلا اجتماع ہے جو ذیلی تنظیموں نے اپنے چندہ جات کی وصولی سے منعقد کیا ہے یعنی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو رہے ہیں اور امید ظاہر کی کہ آئندہ سال مزید بہتری اور ترقی کی کوشش کریں گے- دعا کے ساتھ یہ اجتماعات اختتام پذیر ہوئے- اجتماعات کی مجموعی حاضری 300 رہی جس میں لجنہ کے اجتماع کی حاضری 120 تھی- اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کو ساری جماعت کے لئے بہت بابرکت فرمائے- آمین-

(الفضل انٹرنیشنل 6 جولائی 2001ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 30 جولائی 2001ء

12-00 a.m	اردو کلاس
1-30 a.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
2-35 a.m	درس القرآن
4-25 a.m	فرانسیسی سیکھئے
5-00 a.m	تلاوت- درس ملفوظات- خبریں
5-40 a.m	چلڈرنز کارنر
6-15 a.m	چلڈرنز پروگرام (ورکشاپ)
6-55 a.m	ایم ٹی اے یو ایس اے
7-50 a.m	روحانی خزائن پروگرام
8-30 a.m	فرانسیسی پروگرام
9-30 a.m	چائنیز سیکھئے
10-00 a.m	لقاء مع العرب نمبر 361
11-00 a.m	تلاوت- خبریں- درس ملفوظات
12-05 p.m	انٹرویو
1-00 p.m	روحانی خزائن پروگرام
1-50 p.m	لقاء مع العرب نمبر 361
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
3-55 p.m	چلڈرنز کارنر
4-30 p.m	چائنیز سیکھئے
5-00 p.m	تلاوت- خبریں- درس حدیث
5-40 p.m	بنگالی سروس
6-40 p.m	فرانسیسی پروگرام
8-00 p.m	ایم ٹی اے یو ایس اے
9-00 p.m	چلڈرنز کارنر
9-30 p.m	چائنیز سیکھئے

منگل 31 جولائی 2001ء

12-20 a.m	لقاء مع العرب نمبر 361
1-20 a.m	ترکی پروگرام
1-55 a.m	مجلس عرفان
2-55 a.m	روحانی خزائن کوئز پروگرام
3-35 a.m	ایم ٹی اے یو ایس اے
4-30 a.m	چائنیز سیکھئے
5-05 a.m	تلاوت- درس حدیث- خبریں
5-55 a.m	چلڈرنز کارنر گلدستہ نمبر 48
6-25 a.m	چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس
6-40 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
7-45 a.m	طبی معاملات
8-15 a.m	بنگالی ملاقات
9-15 a.m	فرانسیسی پروگرام
9-50 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت- خبریں- درس حدیث
11-55 a.m	پشتو پروگرام
12-50 p.m	طبی معاملات
1-35 p.m	تقریر
1-55 p.m	اردو کلاس
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کار
4-30 p.m	فرانسیسی پروگرام
5-05 p.m	تلاوت- خبریں
5-40 pm	بنگالی سروس
6-40 p.m	بنگالی ملاقات
7-40 p.m	دستاویزی پروگرام
8-05 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس
9-10 p.m	چلڈرنز کارنر: گلدستہ نمبر 48
9-40 p.m	چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

یادگاری عمارتوں٬ سکوں٬ لائبریریوں٬ لباسوں٬ مصوری کے نمونوں٬ قلعوں او رمسجدوں کی زینت بنا رہا

مسلم تاریخ اور چھ کونوں والا ستارہ

شواھد اور دلائل سے ثابت ھے که عرب و عجم کی مسلمان دنیا میں چھ کونوں والا ستارہ سرکاری طور پر زیر استعمال رھا ھے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد - مورخ احمدیت

قسط دوم آخر

خانقاہ بوترابی (ٹھٹھہ سندھ)

پاک وہند کی تاریخ میں مسلمہ طور پر سب سے پہلے صوفی. درویش حضرت شیخ ابو تراب تھے۔ جن کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔ اور جو عباسی حکومت کے دور میں کسی معزز عہدے پر فائز ہو کر سندھ میں تشریف لائے۔ اور شہید ہو کر موضع کر دی اور موضع پکھر کے درمیان (جو ٹھٹھہ سے دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے) دفن کئے گئے۔ آپ کے مزار مبارک پر (جو زیارت گاہ خاص وعام ہے) ایک کتبہ نصب ہے۔ جس میں سن تعمیر 771ھ درج ہے) (تحفہ - الکرام جلد سوم صفحہ 253 بحوالہ تذکرہ صوفیائے سندھ صفحہ 34 تا 36 از اعجاز الحق قدوسی ناشر اردو اکیڈمی سندھ بندروڈ کراچی طبع اول نومبر 1959ء)

صوبہ سندھ کے گزٹیئر بزبان انگریزی ص 91 مرتبہ ای ایچ ٹیکن طبع کراچی 1907ء میں اس مزار کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ خان بہادر پروفیسر ڈاکٹر محمد شفیع مرحوم صدر دائرۃ المعارف الاسلام پنجاب یونیورسٹی 1934ء میں خانقاہ بوترابی پر خاص طور پر تشریف لے گئے اور اس کے گنبد۔ دیوار اور کتبہ کا قریبی مطالعہ کیا۔ اور اپنی معلومات اورینٹل کالج میگزین میں شائع کردیں جو جناب احمد ربانی کی سعی وجدوجہد سے ان کے دوسرے تاریخی مقالوں کے ساتھ "صنادید سندھ" کے نام سے چھپ چکی ہیں۔

اس کتاب میں اس خانقاہ کے دروازے اور محراب کے کتبہ کی تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ کتبہ محراب میں سورہ اخلاص کو ایسی خاص طرز کتابت میں نقش کیا گیا ہے کہ اس کے حروف خود بخود وسطی حصہ کے اندر ایک چھ کونی ستارا میں ڈھل گئے ہیں۔ جہاں محراب میں اس کو یہ تقدس نصیب ہوا ہے وہاں خانقاہ کے دروازے ... دیوار کے دونوں اطراف زیریں میں چھ کونی ستاروں کا ایک خوشنما اور ... غریب جھرمٹ ہے جو عجب بہار دکھلا رہا ہے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی کا سکہ

غازی امت حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی (المتوفی 1194ء) کے مجاہدانہ کارنامے اور غازیانہ معرکے اسلامی جنگوں کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہیں۔ آپ ہی افواج اسلامی کے وہ قابل فخر جرنیل ہیں جنہوں نے بیت المقدس کی مقدس بستی کو عیسائیوں کے چنگل سے آزاد کر کے اس پر اسلام کے جھنڈے گاڑ دیئے تھے۔

حضرت سلطان نے اپنے عہد حکومت میں جو سکے اسلامی مملکت میں جاری کئے۔ ان میں سے بعض دریافت ہو چکے ہیں اور مشہور مستشرق سٹینلے لین پول ایم اے

(STANLEY LANE POOL M.A) نے

ایک کتاب میں ان کا عکس بھی شائع کر دیا ہے اس کتاب کا نام ہے "صلاح الدین اور مملکت یروشلم کا سقوط"

(SALADIN AND THE FALL OF KINGDOM OF JERUSALEM)

کتاب کے صفحہ 196 پر جن سکوں کا ... ہے۔ ... ایک پر نمایاں شکل میں چھ کونوں والا ستارا بھی ... یہ ستارا اتنا بڑا ہے۔ کہ سکے کی گولائی پر حاوی اور محیط ہے۔

سیف الدین العادل کا صندوقچہ

سلطان سیف الدین العادل حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی کے بھائی تھے۔ جو اسلامی جنگوں میں داد شجاعت دیتے رہے۔ مسٹر سٹینلے لین پول ایم اے نے اپنی کتاب "صلاح الدین اور سقوط مملکت یروشلم" کے صفحہ 338 پر ان کے ایک صندوقچہ کی تصویر دی ہے۔ جس پر خوبصورت بیل بوٹے بنائے گئے ہیں۔ اور اس کے ڈھکنے کے گول دائرہ کے بیرونی حصہ میں عربی حروف لکھے ہیں۔ اور درمیانی حصہ میں اوپر نیچے کئی چھ کونوں والے ستارے ... نفاست طبع اور چابکدستی سے آویزاں ہیں غور سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان ستاروں کی تعداد نصف درجن سے زیادہ ہے۔

مسجد صالح طلعی

مجلس تحفظ آثار عرب مصریہ کے ممتاز رکن "ارنسٹ ٹاڈ ہیام رچمنڈ" نے اپنی کتاب "اسلامی فن تعمیر" میں 1166ء کی ایک مسجد صالح طلعی کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کے منبر کی پٹی کی ہندسی لکیروں بازوؤں اور دروازوں کے تختوں پر بنے ہوئے بعض نمونوں کا چربہ دیا ہے جس میں ایک نمونہ چھ کونی ستارہ کے احاطہ میں دکھایا گیا ہے۔

(ملاحظہ ہو اردو ترجمہ 61 پبلشر انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ۔ ... 1952ء)

مزار حضرت معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ

برصغیر پاک وہند میں جن اولیائے عظام نے اسلام کا نور پھیلایا ہے۔ ان میں سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ باون برس کی عمر میں ہندوستان تشریف لائے اور پینتالیس برس تک اجمیر میں اپنے کمالات اور مجاہدات اور دعاؤں اور پاک نمونہ سے تبلیغ اسلام کے جہاد میں مصروف رہے ... 1235ء میں آپ کا وصال ہوا۔ اور یہیں دفن کئے گئے۔ جہاں ایک عالی شان مقبرہ بنا ہوا ہے۔ جس پر ہر سال 6 رجب کو نہایت جوش و خروش سے عرس منایا جاتا ہے۔

حضرت خواجہ اجمیری کا مزار مبارک قدیم اسلامی فن تعمیر کا نہایت عمدہ نمونہ ہے۔ دیواریں سنگ مرمر کی ہیں۔ جالی دار کھڑکیوں اور منقش دیواروں پر جابجا چھ کونوں والا ستارا نظر آتا ہے۔ (ملاحظہ ہو کتاب "دی گریٹ مغلز"

(THE GREAT MOGHULS P.94)

ہفت روزہ "چٹان" لاہور 16 فروری 1969ء کے سرورق پر سلطان الہند حضرت خواجہ اجمیری کے مزار پُرانوار کی ایک تصویر چھپی تھی۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ مقبرہ کی دیواروں کے علاوہ مرقد مبارک سے متصل محراب میں چاند کی تصویر بنی ہوئی ہے اور اس کے اندر چھ کونوں والا ستارہ بھی ہے۔

بہزاد کی مصوری کے نادر نمونے

کمال الدین بہزاد (ولادت 1448ء وفات 1536ء) کو قدیم اسلامی آرٹ اور مصوری کی دنیا کا بے تاج بادشاہ تصور کیا جاتا ہے۔ جس کے نقش ونگار کے بے شمار تصویری نمونے ایران۔ ترکی۔ مصر۔ اور یوروپ کے عجائب گھروں اور کتب خانوں میں موجود ہیں۔ جن میں چھ کونی ستارا کا بڑی کثرت سے استعمال کیا گیا ہے۔

"دی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام" جلد 1 مطبوعہ لندن ایڈیشن 1959ء کے صفحہ 1212 کی پلیٹ نمبر 33 35 پر اسی نوع کے ستارا پر مشتمل دو نمونے دیئے گئے ہیں۔ پلیٹ نمبر 33 کی تصویر میں بہزاد نے حسین بخارا کے دربار کی ضیافت کی منظر کشی کی ہے۔ دربار کے دائیں جانب واقع شاہی کمرہ کی دیواروں پر چھ کونی ستاروں کے بہت سے نقوش نظر آرہے ہیں۔ یہ تصویر حضرت سعدی کی بوستان کے قلمی نسخہ سے ماخوذ ہے۔ جو 893ھ مطابق 1488ء میں ضبط تحریر میں لایا گیا۔ اور مصر کی قومی لائبریری (قاہرہ) میں محفوظ ہے۔ پلیٹ نمبر 35 کی تصویر بھی بوستان کے مندرجہ بالا قلمی نسخہ ہی کی ہے۔ اور ایک مسجد کا نظارہ پیش کر رہی ہے۔ اندر بعض صوفی منش بزرگ مراقبہ اور ذکر الہی میں مصروف ہیں۔ اور نہ صرف

باہر کے بلند اور پرشکوہ دروازہ کے نچلی جانب چھ کونی ستارے کثیر تعداد میں جگمگا رہے ہیں۔ بلکہ اندرونی دالان کی محرابی دیواروں پر بھی دائیں اور بائیں دونوں طرف ان کے متعدد نقوش ابھرے ہوئے ہیں جس سے پندرھویں سولھویں صدی عیسوی کی اسلامی دنیا کے فن تزئین کی خصوصیات کی نشان دہی ہوتی ہے۔

اس ضمن میں کتاب کے ضمیمہ (مطبوعہ 33-1934ء لنڈن) کے صفحہ 38 پر بہزاد کے آرٹ کا ایک تیسرا نمونہ بھی دیا گیا ہے اور جو "بستان سعدی" کے قلمی نسخہ 882ھ (1457ء) ہی سے لیا گیا ہے۔ اس نایاب تصویر میں فریاب کے صوفی کو مصلے پر نماز کی حالت میں سمندر کو عبور کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ یہ تصویر مسٹر اے چیسٹر بیٹی لنڈن" (MR.A.CHESTER BEATTY LONDON) کے مجموعہ سے دستیاب ہوئی ہے۔

برطانیہ کے موجودہ عالمگیر اسلامی میلہ (WORLD OF ISLAM FESTIVAL) کے زیر انتظام لنڈن کے ساؤتھ بنک کی ہیورڈ گیلری میں اسلامی فن خطاطی کے جو نمونے نمائش میں رکھے گئے ہیں۔ ان میں حضرت سعدیؒ کی گلستان کا سولھویں صدی کا ایک نایاب ورق بھی شامل ہے۔ اس قدیم نسخہ کے ایک صفحہ کا عکس روزنامہ جنگ کراچی نے اپنی 5/اپریل 1976ء کی اشاعت خاص میں دیا ہے جس میں متعدد چھ کونوں والے ستارے صاف موجود ہیں۔ اور تین صدیاں قبل کے اسلامی آرٹ کے مرکزی کردار کی عکاسی کر رہے ہیں۔

بابر کا تخت اور لباس

ظہیر الدین بابر (ولادت 1482ء وفات 1530ء) ہندوستان کی عظیم الشان اور پرشکوہ مغل سلطنت کے بانی تھے۔ جنہوں نے چار سال کے مختصر عرصہ میں پنجاب سے بنگال تک اور کوہ ہمالیہ سے گوالیار تک علاقے فتح کر کے اس پر اسلامی پرچم لہرا دیا۔ بابر نہایت عادل پابند صوم وصلوٰۃ اور فقہ اسلامی کے ماہر بادشاہ تھے۔

الفنسٹن لکھتا ہے۔ کہ ایشیا میں جو سب سے زیادہ تعریف کے قابل بادشاہ گزرا ہے۔ وہ بابر ہے۔ مورخین ان کو بادشاہ غازی کے نام سے پکارتے ہیں۔

(تاریخ ہندوستان جلد سوم از مولانا ذکاء اللہ خان دہلوی)

شہنشاہ بابر کو شش جہتی ستارہ کا نشان کتنا پسند اور مرغوب خاطر تھا؟ اس کا اندازہ اس سے لگ سکتا ہے کہ قدیم مغل آرٹ میں ان کے دربار اور لباس کی جو تصاویر مدتوں سے محفوظ چلی آتی ہیں۔ ان میں یہ ستارہ خاص طور پر پایا جاتا ہے۔

1-(THE GREAT MOGHULS P.15)

2- (BABUR NAMA VOL 1 TRANSLATED BY ANNETTES BEVERID GE)

ہمایوں کی لائبریری

شہنشاہ بابر کی وفات کے بعد ان کا بڑا بیٹا نصیرالدین محمد ہمایوں تخت نشین ہوا۔ یہ مسلمان بادشاہ نہایت بلند پایہ علمی ذوق رکھتا تھا۔ اور اس کو مطالعہ اور کتب بینی کا بہت شوق تھا۔ اسے 25 جنوری 1556ء کو اپنے کتب خانہ کی چھت سے گرنے کا حادثہ پیش آیا۔ اور اسی سے وفات پائی۔ (قاموس الشاہیر جلد دوم مرتبہ نظامی بدایونی 1926ء ص260)

مسٹر بمبر گوسیجن (BAMBUR GASCOIGNE) نے اپنی کتاب "دی گریٹ مغلز" (THE GREAT MOGHULS) کے صفحہ 68 پر ہمایوں کی اس یادگار عمارت کا فوٹو دیا ہے جسے وہ لائبریری کے طور پر استعمال کرتا تھا۔ یہ دو منزلہ عمارت ہے۔ بالائی منزل پر متعدد محراب نما دروازے ہیں۔ جن کی پیشانی پر چھ کونوں والا روشن ستارہ چمک رہا ہے۔

شاہی قلعہ لاہور

قلعہ لاہور مغلوں کے اسلامی فن تعمیر کا ایک شاہکار ہے۔ ڈاکٹر محمد باقر صاحب نے "لاہور قدیم وجدید" (LAHORE PAST AND PRESENT) میں بتایا ہے کہ یہ قلعہ شہنشاہ اکبر کے 12ء جلوس میں تعمیر کیا گیا۔ اس اندازہ کے مطابق قلعہ لاہور کا سال تعمیر 1568ء کے لگ بھگ بنتا ہے۔ لیکن آئین اکبری سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ 1566ء میں یہ قلعہ موجود تھا۔

(نقوش۔ لاہور نمبر صفحہ 638)

"قلعہ کی دیوار مستحکم اور سرخ پختہ اینٹوں کی بنی ہوئی ہے۔ بمبر گریسجن نے اپنی کتاب "دی گریٹ مغلز" کے صفحہ 174-175 میں اس کی ایک بیرونی دیوار کا دلکش فوٹو دیا ہے۔ دیوار پر نہایت خوبصورتی اور قرینہ سے ایک شاندار طریق سے گلکاری کرنے کے علاوہ چھ کونی ستارے بھی بنائے گئے ہیں۔

ظاہر ہے کہ فن تعمیر کسی قوم کے تہذیبی مزاج کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ ان دیواروں پر ایک جھلک ڈالنے سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ سولھویں صدی عیسوی میں جب کہ ہندوستان پر اسلامی پھریرا پوری شان وشوکت سے لہرا رہا تھا۔ مسلمان بادشاہ اور مسلمان صنعت گر اور ماہرین فن چھ کونوں والے ستارہ کو شاہی عمارتوں کی زیب وآرائش میں نمایاں جگہ دیا کرتے۔

سلجوقی دور حکومت کی عمارتیں

تاریخ اسلام میں سلجوقیوں کا عہد مسلمانوں کے نہایت عروج واقبال کا زمانہ تھا۔ جب کہ اسلامی ایشیا افغانستان کی مغربی سرحد سے بحیرہ روم تک پھر ایک سیاسی مرکز پہ متحد ہو گیا۔ رومی سلطنت کی پیش قدمی بند ہو گئی اور مسلمان جنگجوؤں کی ایسی اولوالعزم اور سرفروش نسل پیدا ہوئی جس نے صلیبی جنگوں میں عیسائی فوجوں کے قدم اکھیڑ دیے۔

(تاریخ اشاعت اسلام ص469 تالیف مولانا شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی۔ ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور 1962ء)

اسلامی فن تعمیر کے تین دور ہیں۔۔ دور قدیم۔۔ دور وسطی اور دور آخر۔۔۔ سلجوقی فن تعمیر کا تعلق دور وسطی سے ہے۔ جس کے بعض نمونے "ارنسٹ کوہنیل (ERNEST KUHNEL) نے اپنی کتاب (DIE KUNST DES ISLAM) میں دیئے ہیں۔ جس کا اردو ایڈیشن مولانا غلام طیب کی فکری کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ ملک کے اہم علمی ادارہ فیروز سنز نے اسے پہلی بار 1971ء میں "اسلامی آرٹ اور فن تعمیر" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔

اس کتاب کے آخر میں نمبر 31 و 34 پر سلجوقی آثار قدیمہ میں ایک مسجد اور ایک چوبی دروازے کا فوٹو ہمیں ملتا ہے۔ مسجد ایشیائے کوچک کی ہے۔ جو 1228ء میں تعمیر ہوئی اور چوبی دروازہ تیرھویں صدی کا بنا ہوا ہے۔ جو کرمان ایشیائے کوچک سے انقرہ کے عجائب خانہ میں منتقل ہو چکا ہے۔ مسجد کی ڈیوڑھی کی بالائی دیوار پر اور چوبی دروازے کے وسط میں خاص اہتمام کے ساتھ چھ کونوں والے ستارے بنے ہوئے ہیں۔ اور بآسانی نظر آسکتے ہیں۔

مسجد جامی ہرات

مولانا عبدالرحمٰن جامی (ولادت 1414ء وفات 1492ء)۔ فارسی کے مشہور شاعر۔ تصوف کی دنیا کے تاجدار اور چوالیس کتابوں کے مصنف تھے۔ افغانستان کے مشہور شہر ہرات میں آپ کی طرف منسوب ایک عالی شان مسجد شہر کے جنوبی کنارے پر واقع ہے۔ مسجد کی موجودہ صورت 1200ء میں غیاث الدین غوری کے دور میں ظہور پذیر ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مسجد مشہور مفسر بزرگ حضرت فخرالدین رازی کے لئے تعمیر کروائی تھی۔ رازی کا مزار مسجد سے ملحقہ ان کے حجرے میں واقع ہے۔

جناب مستنصر حسین صاحب تارڑ نے اپنے سفر نامہ "نکلے تری تلاش میں" کے صفحہ نمبر 64 پر مسجد کی عمارت کا فوٹو دیا ہے۔ جس پر متعدد چھ کونی ستارے نقش ہیں۔

سلطان عبدالعزیز کے شاہی تمغے

ترکوں کی عثمانی سلطنت جس کی بنیاد (ارطغرل) کے بیٹے امیر عثمان خان غازی 687 ہجری مطابق 1288ء میں رکھی۔ دنیا کی زبردست طاقتوں میں شمار ہوتی تھی۔ اور اپنے وقت میں سب سے بڑی اسلامی حکومت کہلاتی تھی۔ جس کا اقتدار ایشیاء یوروپ اور افریقہ کے وسیع حصوں پر قائم تھا۔ اور اس کی ہیبت پورے یورپ پر چھائی ہوئی تھی۔ سلطان عبدالعزیز (ولادت 1245ھ 1830ء تخت نشینی 1277ھ 1869ء) اسی عظیم الشان سلطنت کے اکتیسویں بادشاہ گزرے ہیں۔

سلطان عبدالعزیز کے زمانہ میں کئی داخلی اصلاحات ہوئیں۔ مثلاً جدید صوبوں کی تقسیم مجلس شوریٰ کا قیام۔ فوج کی تنظیم نو۔ اس زمانے میں ترکی بحری بیڑہ اس قدر ترقی کر گیا کہ یورپ کی للچائی ہوئی نگاہیں اس کی طرف اٹھنے لگیں (تاریخ ملت جلد ہشتم مولفہ مفتی انتظام اللہ صاحب اکبر آبادی ص199)

یہ نیک دل اور عالی دماغ بادشاہ جو شاہی لباس زیب تن رکھتا تھا اس پر متعدد چاند اور چھ کونی ستارے تمغہ کی شکل میں آویزاں ہوتے تھے۔ جس کا ایک دستاویزی ثبوت بادشاہ کی وہ نایاب تصویر ہے جو انجمن ترقی اردو پاکستان نے "سلطنت عثمانیہ کی انقلابی تحریکیں" کے ص 127 پر چھاپی ہے اور جس میں سلطان کے خدوخال بالکل نمایاں نظر آتے ہیں۔ یہ کتاب ملک کے مشہور محقق جناب مزمل یاسین کے قلم سے نکلی ہے جو (تاریخ سلطنت مسلمانان روس) کے مصنف بھی ہیں۔

مسجد وزیر خان لاہور

شاہجہان بادشاہ کے عہد میں اسلامی علوم وفنون اور علم وادب نے بہت ترقی کی۔ اس لئے مورخین نے عہد شاہجہانی کو مغلوں کے سنہری زمانہ سے تعبیر کیا ہے۔ لاہور کی مسجد وزیر خان جو چنیوٹ کے نواب وزیر خاں جیسے ثقافت اسلامیہ اور تعمیرات کے ماہر نے 1044ھ (1633ء) میں بنوائی اسی دور کی یادگار ہے۔ اس تاریخی عمارت کو دیکھنے اور اس کے شاندار نقش ونگار کو دیکھنے کے لئے سیاح دور دور سے آتے ہیں۔ اور آرائش وکاشی کاری اور خطاطی کو دیکھ کر عش عش کراٹھتے ہیں۔ لاہور کے میوسکول آف آرٹ کے دو سابق پرنسپل مسٹر رک وڈ کپلنگ اور مسٹر اینڈریو جیسے غیر مسلم محققین نے بھی اس نہایت خوبصورت اور عالیشان عمارت کی اپنے مضامین میں بے انتہا تعریف کی ہے (جرنل آف انڈین آرٹ اینڈ انڈسٹری۔ سرکار ہند 1887ء و 1903ء) مسٹر کپلنگ نے اس عمارت کو "فن نقاشی کا بہترین سکول" اور نقش ونگار کا عدیم المثال نمونہ قرار دیا ہے۔ اس پرشکوہ مسجد کا ایک نفیس ماڈل 1914ء کی ویمبلے نمائش لنڈن میں بھی رکھا گیا تھا۔

پاکستان کے نامور مصور جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی نے اپنی مشہور تالیف مسجد وزیر خان لاہور (مطبوعہ کاپی بک شاپ اردو بازار کبیر سٹریٹ لاہور 1975ء) میں فن تعمیر اسلامی کے اس عظیم شاہکار

باقی صفحہ 6 پر

اپنے وطن کی سیر

مکرم ظہور احمد صاحب

قلعہ بالا حصار پشاور

بالا حصار پشاور کے بڑے تاریخی مقامات میں سے ایک ہے۔ بالا حصار فارسی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں اونچی جگہ یا بلند قلعہ۔ ایک روایت کے مطابق یہ نام افغان بادشاہ تیمور شاہ درانی (1773ء تا 1793ء) نے رکھا تھا۔ سکھوں نے 1836ء میں اسے سمیر گڑھ کا نام دیا۔ مگر اس نام نے شہرت نہ پائی۔ یہ قلعہ پشاور شہر کے شمال مغربی کونے میں ایک اونچے ٹیلے پر واقعہ ہے۔ کچھ عرصہ قبل یہ قلعہ پشاور کے پرانے شہر سے کافی دور تھا۔ لیکن بعد کی نئی تعمیرات نے پرانے شہر اور قلعہ کے درمیانی فاصلہ کو آہستہ آہستہ ختم کر دیا۔ تاہم اونچا ہونے کے سبب اس قلعہ سے پشاور شہر کی تمام رونق نظر آتی ہے۔ اور جب مطلع صاف ہو تو اس سے وادی پشاور کے علاوہ اردگرد کے تمام پہاڑ بھی صاف دکھائی دیتے ہیں۔

بالا حصار کی ابتدائی تاریخ اور ماخذ

یہ حیرت کی بات ہے کہ اس کی ابتدائی تاریخ کا کسی کو بھی صحیح علم نہیں ہے۔ چنانچہ بہت سارے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ قلعہ مغلوں نے تعمیر کروایا تھا۔ یہ غلط تاثر اس لئے پیدا ہوا کیونکہ صرف مغلوں نے ہی یادداشتیں (ڈائریاں) تحریر کی ہیں جس میں انہوں نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ لیکن بابر جو کہ لکھنے میں بہت ہی محتاط تھا۔ اس نے کبھی یہ نہیں کہا کہ بالا حصار اس نے بنایا ہے۔ حقیقت میں یہ قلعہ اسی قدر پرانا ہے جتنا کہ بذات خود پشاور شہر۔ اس کا اندازہ قلعہ کے اندر جانے والے بڑے راستہ سے ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ہندوستان جانے والی سڑک کے عین پرانے راستہ کے سامنے ہے۔ جو کہ پشاور سے چارسدہ (شکلوتی) کی طرف ہے۔ اور دیکھا جائے تو یہی راستہ شہباز گڑھی (پولو شاہ یا ورشاہ پورہ) کے تاریخی شہر کی طرف پھیلا ہوا ہے۔ اور اس سے آگے ہنڈ (اوھابند پورہ) کی طرف جاتا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لازماً یہ قلعہ دو ہزار سے اڑھائی ہزار سال پرانا ہے۔ اور اس شہر کے اس وقت کے سردار کی رہائش گاہ تھی۔ چنانچہ اس بات کا تذکرہ معروف تاریخ دان ڈاکٹر احمد حسن دانی نے اپنی کتاب

Peshawar Historic City of frontier

میں بڑی تفصیل سے کیا ہے۔

بالا حصار ایک اونچے ٹیلہ پر واقع ہے۔ جو کہ چٹان نہیں ہے۔ بلکہ مختلف زمانوں میں تعمیرات کا شکار رہنے کی وجہ سے یہ صورت اختیار کر گیا ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاہی رہائش گاہ شروع میں نیچے زمین پر تھی۔ لیکن چونکہ باڑہ چینل کی حفاظت دو ہزار سال پہلے کی ضرورت تھی۔ اس لئے اس کو مزید تعمیرات کے ذریعہ اونچا کیا گیا۔ یہ ٹیلہ پرانی تعمیر کے اجزاء بالخصوص مٹی کی اینٹوں سے آہستہ آہستہ بلند ہوتا گیا۔ انیسویں صدی کے شروع میں پشاور کے مقامی حکمران بالا حصار ٹیلہ کی کھدائی سے اپنے گھر بنانے کے لئے تعمیر کا سامان حاصل کرتے تھے۔

چینی زائرین' فاہیان سنگ ین (Fa Hian Sung Yun) اور ہی ین ٹی سنگ (Hiuen Tsang) نے پانچویں صدی عیسوی 520ء اور 630ء میں بالترتیب پشاور کا دورہ کیا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پشاور شہر تاریخی اور مذہبی دونوں لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اور Hiun Tsang نے ایک قلعہ بند علاقے کا ذکر کیا ہے۔ جو اس وقت کے حکمران کی قلعہ میں موجودگی کی تصدیق کرتا ہے۔ اور اس وقت اس سے درس گاہ کا کام لیا جارہا تھا۔

غزنوی دور

جب سبکتگین نے 988ء میں پشاور پر قبضہ کیا تو اس نے دس ہزار گھوڑے وہاں قلعہ کی حفاظت کے لئے رکھے۔ یہ معلوم کرنا بہت آسان ہے کہ سبکتگین کا فوجی گڑھ لازماً بالا حصار میں تھا۔ کیونکہ محمود غزنوی نے پشاور کے قریب ہندو راجاؤں' جے پال اور آنندپال کو بالترتیب 1001ء عیسوی اور 1006ء عیسوی میں شکست دی تھی۔ اور راجہ کی فوجوں نے پشاور کے اس قلعہ سے لازماً طاقت اور پناہ حاصل کی ہوگی۔ شہر کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے محمود غزنوی نے 1179ء عیسوی میں پشاور حاصل کیا تھا۔

مغلیہ دور

عظیم مغل شہنشاہ' ظہیر الدین بابر نے تواتر کے ساتھ اپنی یادداشتوں میں قلعہ بالا حصار کا ذکر کیا ہے۔ وہ بگرام میں رکنے اور پھر شکار پر جانے کا ذکر کرتا ہے۔ اس نے پیپل منڈی کے علاقہ میں بڑے پیپل کے درخت کی سیر کی۔ جس کے نیچے گوتم بدھ کے چار بیٹھے ہوئے مجسمے موجود ہیں۔

قلعہ اور شہنشاہ ہمایوں

جب عظیم افغان بادشاہ شیر شاہ سوری نے مغل بادشاہ ہمایوں کو شکست دی تو افغانیوں نے قلعہ بالا حصار کو بھی تباہ کر دیا۔ تاہم کابل جاتے ہوئے ہمایوں کچھ عرصہ کے لئے پشاور رکا اور اس نے قلعہ کی از سر نو تعمیر کروائی۔ اور اسے سکندر خان ازبک کے حوالہ کر کے کابل چلا گیا۔ سکندر خان نے بعد میں قلعہ کی ایک خطرناک افغانی حملہ سے حفاظت کی۔

ہمایوں 1552ء میں پشاور داخل ہوتا ہے۔ اور وہ قلعہ پر اپنا مضبوط فوجی گڑھ قائم کرتا ہے۔

پٹھانوں کے خاشی قبیلہ کے سربراہ خان کا جو نے قلعہ سمیت تمام پشاور پر محاصرہ کا منصوبہ بنایا۔ مگر اسے کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔

قلعہ میں آگ

طبقات اکبری میں نظام الدین نے لکھا ہے کہ 1585ء میں قلعہ میں آگ لگ گئی۔ اس آگ کے نتیجہ میں 1000 اونٹوں کا تجارتی سامان تباہ ہو گیا۔

جلالہ (روشانیہ) قلعہ کو فتح کرتا ہے

جلال الدین انصاری جو کہ بایزید انصاری کا بیٹا تھا۔ اسے مغل کتب میں جلالہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ ایک پٹھان تھا اور مغلوں سے نفرت کرتا تھا۔ اس نے بہت بہادری سے مغلوں کا مقابلہ کیا۔ وہ پشاور کو ایک اسلامی ریاست بنانا چاہتا تھا۔ 1581ء میں اکبر نے جلالہ کا استقبال کیا۔ راجہ مان سنگھ نے 1585ء میں پشاور پر قبضہ کیا اور قلعہ میں اپنی فوجیں رکھیں۔ 1586ء میں جلالہ کی قیادت میں مہمند اور غوری قبائل نے قلعہ کو فتح کر کے اسے تباہ کر دیا۔ تاہم مغل بہت طاقتور تھے۔ کئی حملوں کے بعد آخر 87-1586ء میں انہوں نے جلالہ کو چترال کے پہاڑوں کی طرف بھگا دیا۔ وہ 1600ء میں وہاں انتقال کر گیا۔ چنانچہ آج تخت بھائی (مردان) کے شمال میں ایک گاؤں جلالہ اسی کے نام پر قائم ہے۔

نادر شاہ پشاور میں داخل ہوتا ہے

نادر شاہ' درہ خیبر سے ہوتا ہوا ہندوستان میں داخل ہوتا ہے۔ جب اس نے پشاور پر قبضہ کیا تو بالا حصار بھی اس کے زیر نگیں آ گیا۔ مغلوں کے ساتھ ایک معاہدہ میں بادشاہ محمد شاہ نے مکمل وادی پشاور نادر شاہ کے حوالہ کر دی۔ نادر شاہ نے اس خطہ کے لئے ایک گورنر مقرر کیا۔ جس کی رہائش اور دربار بالا حصار میں ہی تھے۔

درّانی کا دورانیہ

جب احمد شاہ درانی نے مغلوں سے قلعہ قبضے میں لیا تو اسے شاہی محل بنایا۔ احمد شاہ درانی کے بیٹے' تیمور شاہ درانی نے پشاور کو اپنا سردیوں کے موسم کا دارالخلافہ بنا لیا تھا۔ جب وہ پشاور میں ہوتا تو قلعہ اس کی شاہی رہائش کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ تاہم موجودہ قلعہ میں اس کے دور کا کوئی خاکہ یا عمارت موجود نہیں۔ تیمور شاہ نے فارسیوں اور تاجکوں پر مشتمل ایک محافظ دستہ بنایا تھا۔ جب 1779ء میں سردار فیض اللہ خان نے قلعہ میں داخلہ کی کوشش کی تو اس دستہ نے تیمور شاہ کی جان بچائی تھی۔

ایلفن سٹون (Elphinstone) کا دورہ

ماؤنٹ سٹیوارٹ ایلفن سٹون' ایک برطانوی سیاسی افسر تھا۔ جو کہ کابل کی بادشاہت کا دورہ کرنے شاہ شجاع کے دور میں کابل آیا تھا۔ کیونکہ اسے اطلاع ملی تھی کہ یہ ملاقات برطانوی حکومت کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگی۔ وہ بعد میں بمبئی کا گورنر بھی بنا۔ جب 5 مارچ 1809ء کو وہ شاہ شجاع کو ملنے آیا تو اس وقت اس نے قلعہ کا دورہ کیا۔ اس کا اپنا بیان ڈاکٹر دانی کی کتاب

Peshawar Historic City of frontier

میں درج ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔ وہ کہتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ شہر کے شمال جنوب میں ایک بڑا باغ 'شالیمار باغ' واقعہ ہے۔ بالا حصار درحقیقت اس شالیمار باغ کے اندر واقعہ تھا۔ وہ کہتا ہے میں نے قلعہ کے جنوبی حصہ کی خوبصورت تعمیرات بھی دیکھیں۔ پانی پر ایک چھوٹا سا بند دیکھا جو کہ یقیناً قلعہ کو دریائے باڑہ کے سیلاب سے بچانے کے لئے باندھا گیا ہوگا۔ اس نے بتایا کہ شالیمار باغ علی مردان خان نے تعمیر کیا تھا۔ جو کہ کافی لمبائی میں تھا۔ اور یہ باغ پھولوں اور درختوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور بہت ہی خوبصورت منظر پیش کرتا تھا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شہر میں ہونے والی تعمیرات نے شالیمار باغ کو آہستہ آہستہ ختم کر دیا۔

اس کی باقیات اب بھی شاہی باغ' جناح پارک' ڈبگری گارڈن (جہاں اب تعمیرات ہو چکی ہیں) کی صورت میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح نذر باغ (یہاں بھی اب تعمیرات ہو چکی ہیں) قلعہ کے شمال مشرق کی طرف واقعہ ہے۔

بالا حصار سکھوں کے زیر اثر

تیمور شاہ درانی کی وفات کے بعد 1793ء میں شاہ زمان بادشاہ بنا۔ تاہم درانیوں کی حکومت کمزور پڑنے لگی اور پنجاب میں سکھ سر اٹھا رہے تھے۔ نوشہرہ کی جنگ کے بعد سکھوں نے 1834ء میں قلعہ بالا حصار سمیت پشاور پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت قلعہ بہت بری حالت میں تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یا تو ہری سنگھ نلوا یا سردار کھڑک سنگھ نے قلعہ کو دوبارہ تعمیر کروایا۔ اور سردار تیج سنگھ اور جنرل اویٹیبل (Avitable) (1838ء تا 1842ء) بالا حصار میں گورنر کے طور پر رہے۔ قلعہ کے بڑے صحن میں داخل ہوتے ہوئے گیٹ کی محراب پر سکھوں کے دور حکومت کا کتبہ دیکھا جا سکتا ہے۔ بالا حصار میں آج صرف یہی ایک قدیم

نشانی یا کتبہ موجود ہے۔ جس پر یہ عبارت تحریر ہے کہ۔

پورکھ کی فتح۔ سری اکال کے فضل سے 1891ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کی پشاور کے علاقہ پر آزاد حکومت کے زیر اثر اسے راجہ بکرما جیت نے بنوایا۔ اور اسے سمیر گڑھ کا نام دیا۔

بالا حصار برطانیہ کے زیر اثر

سکھوں کے زوال کے بعد پنجاب کو 1849ء میں برطانیہ کے ساتھ منسلک کیا گیا اور قدرتی طور پر وادی پشاور بھی ہندوستان کا حصہ بن گئی۔ اس وقت بالا حصار اتنا مضبوط نہیں تھا۔ کیونکہ اس کی دیواریں مٹی کی تھیں۔ چنانچہ انگریزوں نے اس کی تمام دیواریں اینٹوں سے تعمیر کیں اور اسے موجودہ شکل میں ڈھالا۔ آج جتنی بھی چھاؤنیاں موجود ہیں سب انگریزوں نے ہی قائم کی ہیں۔ چھاؤنی بننے تک انگریزوں نے بالا حصار کو فوجیں رکھنے کے لئے استعمال کیا۔ جب آفریدی قبائل نے 1930ء میں شہر پر حملہ کیا تو انہیں بھی برطانوی توپوں کے ذریعہ ہی بالا حصار کے اوپر سے گولے داغ کر بکھیرا گیا تھا۔

ہیڈ کوارٹر

Forntier Corps NWFP(ایف۔ سی)

1947ء میں بالا حصار میں تھوڑے سے ہندوستانی۔ برطانوی فوجیوں کو رکھا گیا اور خزانہ بھی قلعہ میں تھا۔ جب پاکستان وجود میں آیا تو 14۔ اگست 1947ء کی صبح کو بالا حصار پر پاکستانی پرچم لہرایا گیا۔ دسمبر 1948ء میں ایف۔ سی کا ہیڈ کوارٹر بالا حصار میں آگیا۔ جو کہ اب ملیشیا کے لئے قابل فخر علامت بن گیا ہے۔ مکران تک کے سرحدی علاقے اس قلعہ سے کنٹرول کئے جاتے تھے۔ اب بھی یہ ایف۔ سی کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اور ایف۔ سی ہی اس کی دیکھ بھال کر رہی ہے۔

آج کا بالا حصار

آج بالا حصار اگر دیکھا جائے تو یوں لگتا ہے کہ یہ ایک بے ترتیب سی چوکور عمارت ہے۔ جس کی دو دیواریں ہیں۔ بیرونی دیوار اندرونی دیوار کے گرد پھیلی ہوئی ہے۔ اور درمیان میں ایک زگ زیگ سڑک چلتی ہے۔ اس کی دیواریں بہت چوڑی اور مضبوط ہیں جو سرخ اینٹوں سے بنی ہوئی ہیں۔ قلعہ کی اندرونی دیوار بیرونی دیوار سے قریباً 50 فٹ بلند ہے اور دیواروں کی مکمل اونچائی 92 فٹ ہے۔ بیرونی برج سے اندر کے قلعہ کا رقبہ تقریباً 15.4 ایکڑ ہے۔ اور اندرونی برج کا رقبہ 110۔ ایکڑ ہے۔ آجکل ایک پکی سڑک قلعہ کے اندر جاتی ہے۔ جو کہ پہلے تین موڑ لینے کے بعد نچلے حصہ اور پھر اوپر والے حصہ تک پہنچاتی ہے۔ دونوں حصوں میں تعمیرات ہیں۔ جو زیادہ تر برطانوی دور اور پھر 1947ء کے بعد کی ہیں۔ قلعہ کے اندر خوب سبزہ ہے جو کہ آنے والوں کو پہلی نظر میں ہی متاثر کر دیتا ہے۔

قلعہ میں دو مزار ہیں۔ ایک خانقاہ حافظ مستان شاہ ہے جو کہ قلعہ کی اندرونی دیوار کے جنوب مشرق کونے کے باہر ہے۔ جس کی نشانی ایک سفید محراب ہے۔ اسی طرح قلعہ میں ایک پرانا کنواں بھی ہے۔ جو اندرونی برج کی اونچائی سے 120 فٹ سے بھی زیادہ گہرا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اور اس کی بہت سی خوبصورت تصویریں بھی کتاب کی زینت کی ہیں۔ بائیسویں نمبر کی تصویر دیوار مسجد کی منظر کشی کر رہی ہے۔ جس میں علاوہ دوسرے بیل بوٹوں کے چھ کونوں والے چار چمکدار ستارے ایک دلکش ڈیزائن کے ساتھ منقش ہیں۔

ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی کی تحقیق کے مطابق چمکدار ستارہ نما روغنی اینٹیں سامرا وغیرہ مقام میں تیار ہو کر باہر بھیجی جاتی تھیں۔ اور مسلمانوں نے ابتداء سے ہی ان کا استعمال کر کے اپنی تعمیرات میں امتیاز پیدا کیا تھا۔ (مسجد وزیر خاں ص 45)

مہدی سوڈانی کا سکہ

محمد احمد مہدی سوڈانی (ولادت 1848ء، وفات 1885ء) کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ مصر و سوڈان بلکہ انیسویں صدی کے پورے مشرق وسطیٰ کی سیاسی تاریخ اس بہادر مگر درویش انسان کی سرگرمیوں کے بغیر مکمل نہیں قرار دی جا سکتی۔ مہدی سوڈانی نے اپنی وفات سے چھ ماہ قبل خرطوم فتح کر کے انگریزوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ انگریز کو اسی لئے ہمیشہ دعویٰ مہدویت کے نام ہی سے کھٹکا لگا رہا۔ لارڈ کچنر نے اپنے زمانہ قیام مصر میں مہدی کی قبر سے ان کی ہڈیاں تک باہر نکال پھینکی تھیں۔ جو لفظ مہدی سے دہشت کا نتیجہ تھا۔

مہدی سوڈانی جہاد بالسیف کے موضوع پر ایسی موثر تقریر کرتے تھے۔ کہ سامعین میں زبردست ولولہ اور جوش پیدا ہو جاتا تھا۔

مہدی سوڈانی نے اپنے عہد اقتدار میں اپنا ایک سکہ بھی جاری کیا تھا۔ جناب آغا رفیق صاحب بلند شہری نے اپنی کتاب "مہدی سوڈانی" کے صفحہ 84 پر ان کے ایک چاندی کے سکے کا نقش دیا ہے۔ اس سکہ کے ایک جانب وسط میں ان کے پایہ تخت ام درمان کا نام ہے اور اس کے نیچے 1304ھ درج ہے۔ سکہ کے ... ایک حاشیہ سا محیط ہے جس کے ... چھ کونوں والا ستارہ بھی موجود ہے جو اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ جناب مہدی سوڈانی اس ستارے کو بہت اہمیت دیتے تھے۔

بادشاہی مسجد

لاہور کی بادشاہی مسجد مغل عہد حکومت کا سب سے بڑا تعمیراتی کارنامہ ہے۔ جو تین لاکھ اکیس ہزار چار سو اکانوے مربع فٹ رقبہ پر محیط ہے۔ اس عظیم الشان اور پر شکوہ مسجد کا زمانہ بنیاد 1084ھ مطابق 1673ء بتایا جاتا ہے۔ "خلاصۃ التواریخ" کے بیان کے مطابق اس پر چھ لاکھ سے زیادہ خرچ ہوا۔ اس مسجد کی بنیاد مغلیہ حکومت کے آخری باوقار ذی الاختیار شہنشاہ مجدد وقت حضرت محی الدین محمد عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ شہر سے متصل دریا کے کنارے ایک ایسی جامع مسجد ہو۔ جس میں سب اہل لاہور بیک وقت نماز پڑھ سکیں۔ ("نقوش" لاہور نمبر)

ایک پاکستانی محقق محمد ولی اللہ خان فرماتے ہیں۔

"شاہی مسجد اپنے بیرونی منظر کے لحاظ سے بڑی وسیع اور عسکری شان و شوکت کی حامل ہے۔ اور اس کا اندورنی منظر انتہائی دلکش جاذب نظر اور اعلیٰ ذوق کی تسکین کا سامان اپنے اندر رکھتا ہے۔ اندرونی تعمیرات میں کندہ کاری اور نقاشی کے اعلیٰ نمونے بڑے خوبصورت اور جاذب نظر ہیں اور مسجد کے ظاہری حسن کو دوبالا کرتے ہیں۔ اس کے تعمیراتی انداز کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مسجد نبوی کی تعمیر (662ء) سے لے کر اس وقت تک مساجد کا جو تعمیراتی ارتقاء ہوا تھا۔ وہ سب اس کی تعمیر میں دیا گیا۔ مثلاً مسجد کوفہ (عراق) 1635ء۔ 1670ء کے درمیان تعمیر ہوئی تھی۔ اور اس میں ایک وسیع صحن اور بڑا دالان بنایا گیا تھا۔ اس کے مطابق شاہی مسجد میں بھی ایک وسیع صحن اور بڑا دالان رکھا گیا۔ مسجد عمر نسطاط (مصر) 673ء میں تعمیر ہوئی۔ اور اس کے چار مینار بنائے گئے۔ مسجد شام اپنے عرض کے لحاظ سے ممتاز ہے۔ چنانچہ اس مسجد کا عرض اس کے مطابق رکھا گیا۔ داخلے کے لئے ایک بڑا دروازہ مسجد سلجوتی ... 1023ء۔ 1300ء تک کے مطابق بنایا گیا۔ اس طرح 1051 برس پر محیط مساجد کے تعمیراتی ارتقاء کی تمام کڑیاں اس مسجد میں یکجا ملتی ہیں"

(نوائے وقت لاہور اشاعت ملی 23 اپریل 76ء ص آخر)

قیام پاکستان کے بعد اس تاریخی مسجد کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ عظیم دینی اور سیاسی شخصیتیں جو پاکستان میں آتی ہیں۔ اکثر و بیشتر اس پر شکوہ مسجد کی زیارت کرتی ہیں۔

24،23،22 فروری 1974ء کو لاہور میں مشہور مسلم سربراہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ تو جلالۃ الملک شاہ فیصل، قذافی، سادات، یاسر عرفات، عدی امین اور دوسرے ممتاز مسلمان زعماء نے اس میں شرکت فرمائی۔ اور اس شاہی مسجد میں نماز جمعہ ادا کی۔ سربراہ کانفرنس کی روداد انگریزی زبان میں حکومت پاکستان نے باتصویر شائع کر دی ہے۔ اس مطبوعہ روداد کے دوسرے سرورق پر اس تقریب کا بہت دیدہ زیب اور رنگ دار فوٹو دیا گیا ہے۔ مسجد کے وسطی گنبد کے نیچے بلند و بالا دروازہ ہے۔ جس کے کونوں پر چھوٹے چھوٹے دو مینار ہیں۔ اور اس کی پیشانی کے عین وسط میں چھ کونوں والا ستارہ جگمگا رہا ہے۔

(PAKISTAN BY DONALD.N. WILBER)

تمام مسلم حکمران اور تمام زعماء نے اسی دروازہ سے داخل ہو کر نماز میں شرکت فرمائی مگر کسی نے اشاروں کنایوں میں بھی نہیں کہا کہ چھ کونوں والا ستارہ یہودیوں کی نشانی ہے۔ اسے محو کر دیا جائے۔

کتاب "مغل اعظم" (THE GREAT MOGHULS) کے صفحہ 230 پر بادشاہی مسجد کے جنوبی حصہ کا بھی فوٹو دیا گیا ہے جس میں دو دروازے ہیں اور ہر دروازہ کے اوپر بھی بلکہ ان کے درمیانی حصہ پر بھی چھ کونی ستارے بالکل واضح اور نمایاں ہیں اور اس بات کے حتمی ثبوت ہیں کہ مجدد وقت حضرت اورنگزیب عالمگیر جیسے بزرگ اور متدین بادشاہ کے زمانہ حکومت میں بھی اس طرز کا ستارہ مسلم تہذیب اور دینی ثقافت کی عکاسی کا بہترین ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ اور قلعوں اور مسجدوں میں خصوصی طور پر مستعمل تھا۔

خلاصہ تحقیق

مندرجہ بالا تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ ملت اسلامیہ میں 13 سو سال سے چھ کونی ستارے کا نشان مروج ہے۔ اور مسلمانان عالم اور شاہان اسلام اپنی یادگاری عمارتوں، صندوقچوں، سکوں، لائبریریوں، شاہانہ لباسوں، مصوری کے نمونوں، قلعوں اور مسجدوں کو اس نشان سے زینت دیتے چلے آرہے ہیں۔

الزبتھ بیرٹ براؤننگ

○ انگریزی زبان کی شاعرات میں الزبتھ بیرٹ براؤننگ کا مقام بہت بلند ہے۔ اس کی تعلیم گھر پر ہی ہوئی لیکن بچپن سے ہی اس نے شاعری شروع کر دی اور 13 برس کی نوعمری میں اس کی نظموں کا پہلا مجموعہ شائع ہوا۔ جوانی میں ایک حادثہ کی وجہ سے اس کی صحت متاثر ہوئی لیکن اس نے اپنی اس بیماری کے وقفہ کو بھی شعر و شاعری کے لئے وقف رکھا۔

1844ء میں اس کی نظموں کا مجموعہ The Cry of the Children شائع ہوا جس سے اسے مشہوری حاصل ہوئی۔ 1846ء میں اس نے انگریزی کے ایک شاعر رابرٹ براؤننگ سے شادی کی اور ان دونوں نے اٹلی میں رہائش اختیار کی۔ الزبتھ کا حسین شعری مجموعہ

Sonnets from the Portuguese

اسی شادی کے پہلے سالوں کی محبت کی یادگار ہے۔ اور یہ اس کا سب سے زیادہ مقبول اور مشہور شعری مجموعہ ہے۔

اس عظیم انگریزی شاعرہ کا انتقال فلورنس (اٹلی) میں 30۔ جون 1861ء کو ہوا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

☆ مکرم ظہیر احمد صاحب باجوہ (واقف زندگی) حال واشنگٹن (ابن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ صدر صدر انجمن احمدیہ) کی بیٹی کا آپریشن یکم اگست کو ہونے والا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور بچی کو صحت کاملہ سے نوازے۔ آمین

☆ مکرم لطیف احمد طاہر صاحب آف مغلپورہ لاہور کی والدہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب مرحوم محلہ نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احباب سے انکی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆

ولادت

☆ محترمہ بشریٰ نجم صاحبہ و مکرم فاتح الدین احمد بسراء صاحب محلہ باب الابواب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 25 جولائی 2001ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔

بچی کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت "امتہ الشافی" عطا فرمایا ہے بچی مکرم چوہدری نجم الدین صاحب آف درہ شیر خان آزاد جموں و کشمیر کی نواسی اور مکرم احسان الرحمٰن بسراء صاحب محلہ باب الابواب ربوہ کی پہلی پوتی ہے۔

احباب سے بچی کے نیک، درازی عمر، خادمہ دین ہونے اور صحت سلامتی والی پر سکون زندگی عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

☆ مکرم بشارت احمد شہزاد صاحب کارکن دفتر وکالت وقف نو ربوہ کی پھوپھی و ساس محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم بشیر احمد صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ مورخہ 12 جولائی 2001ء کو بعمر 62 سال طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 13 جولائی 2001ء کو بعد نماز عصر بیت الذکر دارالنصر شرقی میں مکرم نسیم احمد انور صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔

بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے خاوند کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترم عبدالمالک صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

☆ جیسا کہ احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ لاہور کی جماعت کے فعال اور مستعد کارکن سیکرٹری اشاعت، نمائندہ الفضل و ماہنامہ انصاراللہ محترم عبدالمالک صاحب 19 جولائی کو انتقال فرما گئے تھے ہفتہ 21 جولائی 2001ء کی صبح ان کی نماز جنازہ دارالذکر لاہور میں امیر صاحب لاہور محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب نے پڑھائی جس کے بعد جسد خاکی کو ربوہ لایا گیا۔ موصوف موصی تھے لہذا بیت مبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر ان کی نماز جنازہ محترم مولانا حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی جس میں لاہور اور دیگر اضلاع سے آئے ہوئے احباب کے علاوہ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جس کے بعد جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں تدفین کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ ضلع لاہور نے دعا کرائی۔ مرحوم عرصہ 29 سال سے محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب کے پرسنل سیکرٹری تھے احباب کرام سے مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

سہیل اظہر صاحب نے فوراً اس عورت کے لخت جگر کو بچانے کے لئے پانی میں چھلانگ لگائی وہ اسے بچانے میں کامیاب تو ہو گئے لیکن نالہ لئی کی تند و تیز لہروں کے سامنے توازن برقرار نہ رکھ سکے اور بے قابو ہو کر شدید لہروں میں ڈوب کر وفات پا گئے اور خدمت خلق کے میدان میں نئے باب کا اضافہ کر دیا۔

یہ واقعہ 23 جولائی کی شام چھ بجے پیش آیا اور ان کی نعش قریباً ساڑھے چار گھنٹے بعد ملی۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 24 جولائی 2001ء کو بعد نماز ظہر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں ان کا جنازہ پڑھایا۔ اور قبرستان نمبر 1 میں تدفین ہوئی۔ مرحوم کے والد مکرم انیس احمد صاحب چند سال پیشتر وفات پا گئے تھے۔ والدہ کی صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔ تین بھائیوں میں سے بڑے تھے اور بی کام کے سٹوڈنٹ تھے۔ ان کی عمر 23 سال تھی۔ اور بہت صحت مند خوبصورت نوجوان تھے۔

اللہ تعالیٰ اس مخلص نوجوان کی قربانی قبول فرمائے۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

نمایاں کامیابی

☆ مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں خاکسار کی بھتیجی عزیزہ تبسم صاحبہ بنت مکرم اعجاز محمود باجوہ صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ چونڈہ نے امسال سالانہ امتحان میٹرک بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ سے سائنس گروپ میں 715/850 نمبر حاصل کر کے امتیاز کے ساتھ کامیابی حاصل کی ہے اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چونڈہ میں مجموعی طور پر کامیاب ہونے والی طالبات میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

عزیزہ تبسم صاحبہ چوہدری شہباز خان صاحب باجوہ مرحوم آف چونڈہ کی پوتی اور چوہدری سلطان احمد مہار صاحب سابق صدر محلہ دارالنصر شرقی کی بھانجی ہے۔

احباب جماعت سے بچی کے لئے مزید اعلیٰ تعلیمی کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

☆ گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان نے ایم ایس سی ایم اے ایم۔ بی۔ اے ایم۔ پی۔ اے وغیرہ میں داخلہ جات کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ کے بارے میں مکمل معلومات مورخہ 23 جولائی کے روزنامہ ڈان میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

☆ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اسلام آباد نے B.Ed ٹیکنالوجی پروگرام میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ B.Ed الیکٹرانکس۔ میکینکل۔ الیکٹریکل اور سول میں آفر کیا جا رہا ہے۔ تعلیمی قابلیت میں DAE ہونا لازمی ہے۔ داخلہ کی معلومات ادارہ واقع فیض احمد فیض روڈ۔ H-8۔ اسلام آباد۔ فون نمبر 9257227 سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم ستمبر 2001ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

خبریں

ربوہ: 26 جولائی گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 23 زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

جمعہ 27 جولائی - غروب آفتاب: 7-11

ہفتہ 28 جولائی - طلوع فجر: 3-45

ہفتہ 28 جولائی - طلوع آفتاب: 5-18

مسلسل بارش سے تباہی صوبائی دارالحکومت لاہور سمیت وسطی و جنوبی پنجاب، بلوچستان، شمالی علاقہ جات زیریں سندھ اور سرحد کے کئی علاقوں میں بھی بارش ہوئی۔ سوات، بٹگرام، پاراچنار اور گلگت میں مسلسل بارش، طوفان تودے اور آسمانی بجلی گرنے سے 15۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ بٹگرام میں طوفان باد و باراں نے تباہی مچا دی۔ تین افراد سیلاب میں بہہ کر ہلاک ہو گئے۔ سڑکیں اور سینکڑوں ایکڑ اراضی پر کھڑی فصل تباہ ہو گئی۔ سوات میں بھی بارشوں نے تباہی مچا دی۔ چشمال میں دو افراد ہلاک ہو گئے۔ پارہ چنار کے قریب گاؤں زیڑان میں پہاڑی تودہ گرنے سے ایک ہی خاندان کے پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔

کمانڈر مسعود ہلاک مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے کمانڈر مسعود حراست میں لینے کے بعد ہلاک کر دیا۔ بھارتی سپیشل آپریشن گروپ کی ایک ٹیم نے کمانڈر مسعود کو پلوامہ میں تین روز قبل گرفتار کیا تھا اور ان کی لاش پلوامہ کے مضافات میں پائی گئی۔ ان کی ہلاکت کی خبر سے پوری وادی کشمیر میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ 38 سالہ کمانڈر مسعود گزشتہ سال جولائی میں حزب المجاہدین کی بھارتی حکومت کے ساتھ مذاکرات کرنے والی ٹیم کے سربراہ تھے۔

عالمی بینک کا پاکستان کے لئے 70 کروڑ ڈالر کا قرضہ عالمی بینک پاکستان کو موجودہ مالی سال کے دوران مختلف اقتصادی پروگراموں کے لئے 70 کروڑ ڈالر کا قرضہ دے گا۔ یہ بات پاکستان کے لئے بینک کے کنٹری ڈائریکٹر جان وال نے اسلام آباد میں ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا اس میں 13 کروڑ ڈالر خشک سالی سے متاثرہ علاقوں کے لئے اور 30 کروڑ ڈالر بینکنگ کے شعبے میں اصلاحات کے لئے ہیں۔ بینک سٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ کے لئے 35 کروڑ ڈالر کی پہلے ہی منظوری دے چکا ہے۔

ملک بھر کے ڈیموں کی صورت حال بہتر ہو رہی ہے ملک بھر میں ڈیموں اور دریاؤں میں پانی کی صورت حال تیزی سے بہتر ہو رہی ہے۔ بارشوں کی وجہ سے تربیلا ڈیم اور منگلا ڈیم میں پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے تربیلا ڈیم میں پانی کی سطح بلند ہو کر 1497 فٹ ہو گئی ہے جو ڈیڈ لیول سے 128 فٹ اوپر ہے۔ اگلے پندرہ دنوں میں جھیل مکمل طور پر بھر جانے کا امکان ہے کیونکہ ڈیم کا زیادہ سے زیادہ لیول 1550 فٹ ہے۔ اسی طرح منگلا ڈیم میں پانی کا لیول 1163.50 فٹ ہے دریائے چناب کے مرالہ کے مقام پر پانی کا بہاؤ کم ہو کر 88040 کیوسک ہو گیا ہے۔ چشمہ بیراج میں پانی کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔ یہاں پانی کی آمد 3 لاکھ کیوسک تک پہنچ گئی ہے جو ایک ریکارڈ ہے۔ ان کے علاوہ کوٹری بیراج، سملی ڈیم، راول ڈیم، خانپور ڈیم وغیرہ کی سطح بھی مسلسل بلند ہو رہی ہے۔

پھولن دیوی قتل ہوگئی بھارت کی رکن پارلیمنٹ

پھولن دیوی کو نئی دہلی میں نامعلوم مسلح افراد نے گھر کے سامنے گولی مار کر موقع پر ہلاک کر دیا- 37 سالہ پھولن دیوی 1996ء میں بھارت کے ایوان زیریں کی رکن بنیں- 1998ء کے الیکشن میں انہیں شکست ہوئی، مگر 1999ء میں پھر واپس آ گئیں- یہ 1981ء میں اس وقت ڈاکو کے طور پر مشہور ہوئیں جب گاؤں میں 22 ہندوؤں کا قتل عام ہوا اور اس کا الزام ان پر لگا- تاہم 1983ء میں انہوں نے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے پولیس کو گرفتاری دے دی- ان کے نام پر بعد میں ''بینڈیت کوئن'' کے نام پر فلم بنائی گئی جو نچلی ذات کے ہندوؤں میں بہت مقبول ہوئی-

حریت کو مذاکرات میں شامل کر سکتے ہیں

بھارت نے کہا ہے صوبوں کو اختیارات دینے کی حکمت عملی کے تحت مرکزی حکومت مقبوضہ کشمیر کو کچھ خصوصی اختیارات دینے پر غور کرنے کے لئے تیار ہے- مزید کہا گیا ہے کہ حریت کانفرنس کشمیریوں کے نمائندوں میں شامل ہے اسے مذاکرات میں شامل کیا جا سکتا ہے-

روس بھارت ایٹمی پلانٹ لگانے پر متفق

روس اور بھارت تین ملین ڈالر کی لاگت سے مشترکہ ایٹمی پلانٹ لگانے پر متفق ہو گئے ہیں- تامل ناڈو میں ایک ایک ہزار میگا واٹ کے دو ایٹمی یونٹ لگانے کا معاہدہ 1988ء میں ہوا تھا مگر سوویت یونین کے ٹوٹنے کے باعث اس پر عملدرآمد نہ ہو سکا- اس معاہدے کا معاملہ اس وقت دوبارہ اٹھایا گیا جب روس کے اس وقت کے صدر بورس یلسن نے 98ء میں بھارت کا دورہ کیا- بھارتی نیوکلئر پاور کارپوریشن کے سربراہ وی کے چترورنی نے بتایا کہ پلانٹ کے اخراجات 140- ارب روپے خرچ ہوں گے اس کا پہلا یونٹ 2007ء اور دوسرا دسمبر 2008ء میں مکمل ہو جائے گا- اور اس پر عملدرآمد کی تاریخ طے کر لی گئی ہے- اس پر

انٹرمیڈیئٹ (گیارہویں جماعت) کمپیوٹر سائنس ICS میں داخلہ

طلباء اور والدین کو میٹرک کے امتحان میں کامیابی پر دلی مبارکباد

نیشنل کالج ربوہ نے تعلیمی بورڈ فیصل آباد کے ساتھ الحاق کر کے انٹرمیڈیئٹ (گیارہویں جماعت) کمپیوٹر سائنس ICS میں داخلہ کا آغاز کیا ہے-

اگر آپ معیاری تعلیم اور یقینی کامیابی چاہتے ہیں تو فوری رابطہ کیجئے

نیشنل کالج - 23 شکور پارک ربوہ یا فون نمبر 212034

اکسیر اولاد نرینہ

مکمل کورس -/600 روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون 212434 فیکس 213966

زرعی اراضی برائے فوری فروخت

موضع احمد نگر برلب پختہ سڑک فیصل آباد سرگودھا روڈ (ربوہ اور احمد نگر کے درمیان) 4 ایکڑ زرعی اراضی پیٹر انجن نصب شدہ اور ایک فش فارم بمعہ عمارت وغیرہ برائے فوری فروخت مطلوب ہے-

رابطہ: سلطان احمد بھٹی دارالعلوم وسطی ربوہ

فون نمبر 212688

نواز سیٹلائٹ

6 فٹ سالڈ ڈش M.T.A کے لئے بہترین رزلٹ کے ساتھ جدید ترین ڈیجیٹل سسٹم کی تمام ورائٹی بہترین فیوچر ٹیکنالوجی پیش کرتے ہیں اور اب بارعایت اور جدید UPS بھی خرید فرمائیں-

فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور فون دکان 7351722

پروپرائٹر: شوکت ریاض قریشی - فون گھر 5865913

نور ابٹن

چہرے کی شادابی اور خوبصورتی کے لئے

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون 211538

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61